روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۱۵ ربیع الاوّل ۱۴۱۲ھ ۲۵ تبوک ۱۳۷۰ہش ۲۵ ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُسنِ خُلق ہمیشہ جوان اور دلکش رہتا ہے

"لوگ بڑھاپے کی طرف حرکت کرتے ہیں تو جسم بالآخر اپنے سارے حُسن کھو بیٹھتا ہے یہاں تک کہ دماغی نشوونما بھی چلتے چلتے رُک جاتی ہے اور پھر رُو بہ انحطاط ہو جایا کرتی ہے۔ ارذل العمر تک بھی لوگ پہنچ جاتے ہیں لیکن حُسنِ خلق اور نیکی کا حُسن ایسا ہے جو نہ صرف جوان رہتا ہے بلکہ اس کی جوانی میں ہمیشہ نئے رنگ بھرتے رہتے ہیں۔ پہلے سے زیادہ دلکش ہوتا چلا جاتا ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"معرفت ہی ایک شے ہے جس سے محبّت پیدا ہوتی ہے۔ معرفت اور محبّت کے اجتماع سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے، وہ سُرور ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ کسی خوبصورتی کا محض دیکھ لینا ہی تو محبت پیدا نہیں کر سکتا، جبتک اس کے متعلق معرفت نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ محبّت بدُوں معرفت کے محال ہے۔ جو محبُوب ہے اس کی معرفت کے بغیر محبّت کیا؟ یہ ایک خیالی بات ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو ایک عاجز انسان کو خدا سمجھ لیتے ہیں۔ بھلا وہ خدا میں کیا لذّت پا سکتے ہیں۔ جیسے عیسائی ہیں کہ حضرت مسیحؑ کو خدا بنا رہے ہیں اور اس پر خدا محبّت ہے۔ خدا محبّت ہے پکارتے پھرتے ہیں۔ اُن کی محبّت حقیقی محبّت نہیں ہو سکتی۔ ایک اِدّعائی اور خیالی محبت ہے جبکہ خدا تعالیٰ کی بابت ان کو سچی معرفت ہی نصیب نہیں ہوئی۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۶۰، ۴۶۱)

"دیکھو! مذہب تو ایک عام لفظ ہے۔ اس کے معنے چلنے کی جگہ یعنی راہ کے ہیں اور یہ دین کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ ہر قسم کے عُلوم و فنون طبقات الارض، طبعی، طبابت، ہیئت وغیرہ میں بھی ان علوم کے ماہرین کا ایک مذہب ہوتا ہے۔ اس سے کسی کو چارہ ہو سکتا ہی نہیں۔ یہ تو انسان کے لئے لازمی امر ہے۔ اس سے باہر ہو نہیں سکتا۔ پس جیسے انسان کی رُوح جسم کو چاہتی ہے۔ معانی الفاظ اور پیرایہ کو چاہتے ہیں۔ اسی طرح انسان کو مذہب کی ضرورت ہے۔ ہماری یہ غرض نہیں ہے اور نہ ہم یہ بحث کرتے ہیں کہ کوئی اللہ کہے یا گاڈ کہے یا پرمیشر ہمارا مقصد تو صرف یہ ہے کہ جس کو وہ پکارتا ہے۔ اس نے اس کو سمجھا کیا ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ کوئی نام لو، مگر یہ بتاؤ کہ تم اسے کہتے کیا ہو؟ اس کے صفات تم نے کیا قائم کئے ہیں؟ صفاتِ الٰہی کا مسئلہ ہی تو بڑا مسئلہ ہے۔ جس پر غور کرنا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۶۴)

اللہ تعالیٰ کی محبّت قربانی سے ہی حاصل ہوتی ہے

اقتباس از تقریر فرمودہ سیّدنا حضرت فضلِ عمر۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

"رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات کے بعد جب عرب میں ایک طرف جھوٹے مدعیانِ نبوّت کا فتنہ اُٹھا اور دوسری طرف قبائلِ عرب میں ایسے باغی پیدا ہوگئے جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور شورش اس حد تک بڑھی کہ مدینہ پر حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا تو اس وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ہدایات کے ماتحت اسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر شام کی طرف عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے روانہ ہو رہا تھا۔ حالات کی نزاکت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اس وقت باغیوں کی وجہ سے سخت خطرہ ہے اور مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔ بہتر ہوگا کہ اسامہؓ کے لشکر کو روک لیا جائے۔ اگر یہ لشکر بھی روانہ ہو گیا اور باغیوں نے مدینہ پر حملہ کر دیا تو ہماری عورتوں کی وہ بے حرمتی ہوگی کہ الامان۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم اگر دشمن ہم پر غالب آجائے اور مدینہ کی گلیوں میں کتّے ہماری عورتوں کی ٹانگیں گھسیٹتے پھریں تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے روانہ ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔۔۔ پس یقیناً سچے ایمان کے ساتھ ہر انسان کو اپنی جان اپنے مال، اپنی عزت، اپنی آبرو اور اپنے احساسات غرض ہر چیز کی قربانی کے لئے پوری طرح تیار رہنا چاہیئے۔ اگر ہم ان قربانیوں کے بغیر اپنی کامیابی کی امید رکھتے ہیں تو یہ اُمید بالکل غلط ہے۔ قربانیاں ہی ہیں جو قوموں کو کامیاب کرتی ہیں اور قربانیاں ہی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے جس دن ہماری جماعت قربانی کے انتہائی مقام پر پہنچ جائے گی اس دن وہ ایک پیارے بچے کی طرح خدا تعالیٰ کی گود میں آجائے گی اور ہماری ہر مصیبت اور تکلیف دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو جائے گی۔"

(تقریر فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء)

اعلانِ نکاح

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ میرے بھانجے عزیزم ڈاکٹر سیّد حمید اللہ نصرت پاشا ابن سیّد حضرت اللہ صاحب پاشا کراچی کا نکاح عزیزہ امۃ الملک وردہ بنت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے ساتھ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ ستمبر ۱۹۹۱ء کو اسلام آباد انگلستان میں بعوض ۱۵۰۰۰ روپے پڑھا۔ سیّد نصرت پاشا حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے نواسے ہیں۔ واقفِ زندگی ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ تبوک ۱۳۷۰ ہش ۲۵ ستمبر ۱۹۹۱ء

دل کی بات

حضرت امام جماعت الاوّل ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ۔ فرماتے ہیں :-

"وہ بات جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے جس سے وہ راضی ہوتا ہے اور اپنے فضلوں سے انسان کو بہرہ مند کرتا ہے وہ نہ بہت سی باتوں سے مل سکتی ہے نہ بہت کتابوں کے پڑھنے سے، بلکہ وہ بات تعلق رکھتی ہے دل سے وہ اس کی ایک کیفیت ہے جس کو عام الفاظ میں وفاداری، اخلاص اور صدق کہہ سکتے ہیں ... خدا تعالیٰ نے خود فیصلہ کر دیا ہے اس فیصلہ کے بعد اور کیا چاہتے ہو"

حقیقت یہ ہے کہ ہر کام میں کامیابی کے لئے مختلف ذرائع ہیں ۔ علم حاصل کرنے کے لئے ایسی باتیں کرنی پڑتی ہیں جن سے علم حاصل ہو سکتا ہے علم والوں کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے ۔ کتابیں پڑھنی پڑتی ہیں ۔ فطرت اور قدرت کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان ہاکی کھیلے اور یہ سمجھے کہ اس طرح اس کا علم بڑھے گا ۔ وہ ادب میں یا سائنس میں ترقی کرے گا ۔ اسی طرح ہاکی میں کامیابی کے لئے ہاکی کی مشق کی ضرورت ہے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے جو کچھ کرنا پڑتا ہے اس کی بنیاد اخلاص اور صدق ہے ۔ ہم سب کچھ کریں اور بہت جوش اور جذبے کے ساتھ کریں اور بظاہر اس کے نتائج بھی ہمیں دلپسند ہوں لیکن ان میں اخلاص اور صدق نہ ہو تو ہمیں خدا کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی ۔ خدا ہم سے خوش نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ اسے صرف نام نہیں بلکہ کام میں خلوص اور صدق درکار ہیں ۔

حضرت امام جماعت الاوّل نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی مثال دیتے ہوئے فرمایا ہے :-

"حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام جس کی نسل سے ہونے کا آج سب سلطنتیں فخر کرتی ہیں اس نے اس راہ کو اختیار کیا اس نے صدقِ دل سے "میں نے تمام جہانوں کے رب کی فرمانبرداری کی" کہا اور اس ایک امر کی اولاد کو وصیت کی ۔ نتیجہ کیا ہوا خدا تعالیٰ نے اسے ایسا معزز و مکرم بنایا کہ اس کی اولاد کی گنتی تک نہیں ہو سکتی"

یہ سب کچھ دل کی بات ہے ۔ خلوص اور صدق کا تعلق دل سے ہے ۔ بات تھوڑی ہو ۔ کام تھوڑا ہو لیکن ان میں دل کا خلوص اور صدق پایا جاتا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کو پسند ہیں ۔ پس سب سے ضروری بات دل کی کیفیت ہے ۔ اور یہی دل کی بات ہے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے ۔

یوں تو ہر لمحہ رکھ نظر میں مجھے
ایک بھرپور سی نظر بھی ڈال
مجھ پہ رشک آئے زاہدوں کو بھی
میرے ارماں کچھ اس طرح سے نکال

ـــــ ابوالاقبال

○

اے دلِ زار تری بات پسند آئی ہے
تیری محفل میں مرے غم کی پذیرائی ہے

میری اس بادہ پرستی پہ لگا دو قدغن
لیکن اس سمت تو دیکھو کہ گھٹا آئی ہے

ہر اسیرِ رہِ مولا ہے مرے دل کے قریب
اس کی خاموش صدا غلغلہ آرائی ہے

فاصلے میرے لئے بن گئے قربت کی دلیل
میں نے ہر گام پہ منزل کی مہک پائی ہے

مری پرواز کو تم طاقتِ پَر سے پرکھو
ہر بلندی مرے سینے میں اُتر آئی ہے

آپ آئیں گے یقیناً مرے گھر آئیں گے
میرا آنگن ہے کہ کونین کی پہنائی ہے

ہم نے دیکھا بھی سُنا بھی ہے بہت کچھ لیکن
آپ کی بات کے ہر لفظ میں شہنائی ہے

میری باتیں نہ سُنو میری نظر کو دیکھو
دل میں تو کچھ بھی نہیں آنکھوں میں گہرائی ہے

آخرِ شب مجھے آواز نہ دینا اے دوست
مرے ہمسائے میں اک صاحبِ شنوائی ہے

دیکھ کے نقشِ قدم آپ کے، میں چلتا ہوں
سوئے منزل یہ سفر، بادیہ پیمائی ہے

میں نسیم آپ سے ملتے ہوئے ڈرتا ہی رہا
آپ کی طبعِ رواں تو مری شیدائی ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقین عمل

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو آپ نے مکہ میں صبر کیا۔ اور ایسا صبر کیا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ مگر لوگ کہہ سکتے تھے (اللہ بچائے) بزدل ہے۔ اس لئے لڑائی سے کنارہ کرتا ہے۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ آپؐ کو مدینہ میں لے گیا اور وہاں فوجوں کی کمان آپؐ کو کرنی پڑی اور ایسے ایسے مواقع آئے جن میں آپؐ کو بہادری کے جوہر دکھلانے پڑے۔ احد کے موقعہ پر ہی ایک شخص جو مکہ کا بہت بڑا جرنیل تھا آگے آیا اور اس نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ میں محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنے ہاتھ سے قتل کروں گا۔ اس لئے میرے مقابلہ میں محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کو نکالا جائے۔ صحابہؓ بڑے بہادر اور تجربہ کار تھے۔ وہ شمشیر زنی سے واقف تھے۔ وہ نیزہ بازی کو خوب جانتے تھے۔ وہ لڑائی کے اصول اور فن کے ماہر تھے۔ وہ سارے اس نیت سے کھڑے ہو گئے کہ ہم مر جائیں گے مگر اس شخص کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے نہیں دیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ رستہ چھوڑ دو۔ صحابہؓ نے آپؐ کے حکم کے ماتحت رستہ خالی کر دیا۔ اس پر وہ جرنیل شیر کی طرح گرجتا ہوا آپ کے مقابلے میں آیا آپ نے اپنا نیزہ بڑھا کر اس پر وار کیا اور اس کی گردن پر ایک معمولی سا زخم لگا دیا۔ وہ اسی وقت چیخ مار کر واپس لوٹ گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تم نے کیا کیا۔ یا تو اس بہادری سے حملہ کرنے کے لئے گئے تھے اور یا اس بزدلی کے ساتھ واپس بھاگ آئے۔ اور پھر تمہارا تو زخم بھی کوئی بڑا نہیں۔ اس نے کہا کہ بے شک یہ ایک چھوٹا سا زخم ہے۔ لیکن مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سارے جہنم کی آگ اس میں بھر دی گئی ہے جو مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک نشان تھا جو خدا تعالیٰ نے دکھایا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میرے لئے رستہ چھوڑ دو، اس نے بتا دیا کہ مکہ میں کفار کے مظالم آپؐ کمزوری یا بزدلی کی وجہ سے برداشت نہیں کرتے تھے بلکہ بہادری اور طاقت کے ہوتے ہوئے برداشت کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کی قربانیوں کو دیکھ کر لوگ ہدایت پا جاتے تھے۔ قرآن آپؐ نے سنایا اور سالوں سنایا مگر حمزہؓ پر جو آپ کے چچا تھے کوئی اثر نہ ہوا۔ توحید کے وعظ آپؐ نے کئے اور سالوں کئے مگر حمزہؓ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اصلاحی تعلیم آپؐ نے دی اور سالوں دی مگر حمزہؓ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ نمازیں آپؐ نے پڑھیں اور پڑھائیں اور سالوں پڑھیں اور پڑھائیں۔ مگر حمزہؓ پر کوئی اثر نہ ہوا آپؐ نے صدقے دیئے اور دلائے اور سالوں صدقے دیئے اور دلائے مگر آپؐ کے چچا حمزہؓ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ لیکن ایک دن آپؐ خانہ کعبہ سے باہر پتھر کی ایک چٹان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو جہل آگیا اور اس نے پہلے تو آپؐ کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور پھر غصہ میں اس نے زور سے آپؐ کے منہ پر ایک تھپڑ مار دیا۔ حمزہؓ کی ایک لونڈی اس وقت دروازے میں کھڑی یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کو برداشت نہ کر سکی اور اندر ہی اندر سارا دن کڑھتی رہی حمزہؓ شکار کے بہت شوقین تھے۔ اور وہ گھوڑے پر چڑھ کر شکار کے لئے حرم سے باہر نکل جایا کرتے تھے۔ اس دن وہ شکار کر کے سفر سے گھر میں داخل ہونے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی لونڈی جو دیر سے ان کے گھر میں رہتی تھی اور جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بچپن کا زمانہ دیکھا ہوا تھا۔ اور جو آپؐ سے آپؐ کے دادا کو محبت تھی اسے بھی جانتی تھی۔ وہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہے حمزہؓ نے پوچھا بی بی کیوں روتی ہو عرب کے لوگ گھر کی پرانی ماماؤں اور خادماؤں کی بڑی عزت کرتے تھے۔ انہوں نے سمجھا کسی نے اسکی ہتک کی ہو گی اور میرا فرض ہے کہ میں اس ہتک کا بدلہ لوں۔ لونڈی نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا بڑے بہادر بنے پھرتے ہو۔ حمزہؓ نے کہا کیوں کیا ہوا کون سی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ وہ کہنے لگی تم ہتھیار لگائے پھرتے ہو اور آج آمنہ کے بیٹے کو بغیر کسی قصور کے ابو جہل نے مارا ہے۔ حمزہؓ وہیں سے پلٹے اور جہاں ابو جہل مکہ کے دوسرے سرداروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں پہنچے اور اس کے سر پر زور سے کمان مار کر کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے صبر کیا اور تم نے اس پر ظلم کیا۔ تم اگر اپنے آپ کو بہادر سمجھتے ہو اور تم میں طاقت ہے تو آؤ اور مجھ سے مقابلہ کر لو۔ اس کے بعد وہ اسی جوش کی حالت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے۔ جس شخص کے دل پر قرآن سننے کا اثر نہیں ہوا تھا۔ جس شخص کے دل پر توحید کے وعظوں سے کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ جس شخص کے دل پر اخلاق کے نمونے اور تعلیم نے کوئی اثر نہیں کیا تھا جس شخص کے دل پر صدقہ وخیرات نے کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ چونکہ وہ بہادر تھا یہ چیز اسے کاٹ کر رکھ گئی کہ ایک بہادر آدمی صبر کرتا ہے اور ظالم سے مار کھا لیتا ہے۔ چنانچہ اس نے آپؐ کے گھر میں داخل ہوتے ہی (کلمہ شہادت پڑھا) میں ایمان لاتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور میں ایمان لاتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے رسول ہیں۔ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم بہادر نہ ہوتے اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دلیر نہ ہوتے اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شجاع نہ ہوتے تو آپ کا صبر حمزہؓ کی ہدایت کا موجب کبھی نہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ کمزور تو صبر کیا ہی کرتا ہے۔ بے شک کمزوروں پر ظلم بھی لوگوں کے دلوں میں رحم پیدا کرتا ہے۔ لیکن وہ ظلم صرف رحم پیدا کرتا ہے۔ ہدایت کا موجب نہیں ہوتا۔ ہدایت ہمیشہ طاقتور کے ظلم کے نتیجے میں ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے کمزور کے ظلم کو دیکھ کر لوگ رو دیتے ہیں۔ آہیں بھر دیتے ہیں مگر کمزور کے ظلم کو دیکھ کر مذہب تبدیل نہیں کرتے۔ مذہب اسی وقت تبدیل کرتے ہیں جب وہ ایک بہادر اور جری انسان کو گالیاں سنتے اور صبر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ تب وہ کہتے ہیں اس کا صبر کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ خدائی حکم کی وجہ سے ہے۔

پس جب میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے وقتوں میں سے کچھ وقت کھیلوں میں لگاؤ تو میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم اتنا وقت دنیا کے کاموں میں خرچ کرو۔ بلکہ میں تمہیں اصلاح و ہدایت کا بہترین نمونہ بتانا چاہتا ہوں۔ جب تم کبڈی کھیلتے ہو یا کوئی اور کھیل کھیلتے ہو اس نیت اور اس ارادہ کا جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے تو درحقیقت تم نیکی کرتے ہو۔ کیونکہ تمہارا یہ سب کام لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے۔ پس بہادر بنو اور سچے بہادر بنو جیسا کہ میں نے بتایا ہے سچا بہادر وہ ہے جو ظلم کے وقت صبر سے کام لیتا اور طاقت رکھتے ہوئے عفو سے کام لیتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جب قربانی کا وقت آتا ہے وہ عواقب سے نہیں ڈرتا بعض لوگ اس کے برے معنے لیتے ہوئے میری طرف غلط باتیں منسوب کیا کرتے ہیں مگر میں انکے اعتراضوں سے ڈر کر اس سچائی کو نہیں چھپا سکتا جس کے بغیر اخلاق مکمل نہیں ہو سکتے اور جس کا دوسروں کو سکھانا میرا فرض ہے۔ میں تمہیں جو کچھ کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ کسی موقعہ پر دین حق کی خاطر جان قربان کرنے کی ضرورت ہے اور تمہیں اس بات کا موقعہ ملتا ہے اور تمہارے ہاتھ سے کسی کو نادانستہ طور پر کوئی نقصان پہنچ جاتا ہے تو پھر یہ نہ کہو کہ میں وہاں نہیں تھا بلکہ دلیری سے کہو کہ میں نے ہی یہ فعل کیا ہے۔ اور سچائی کو ایک لمحہ کے لئے بھی ترک نہ کرو۔ اگر تم ظلم کے سہتے وقت یہ نمونہ دکھاؤ کہ تم سے کمزور تمہارے منہ پر تھپڑ مارے اور تم دوسری گال بھی اس کی طرف یہ کہتے ہوئے پھیر دو کہ اے میرے بھائی اگر تو مجھے مارنے پر ہی خوش ہے تو بے شک مجھے مار لے مگر خدا کی بات تھوڑی دیر کیلئے سن لے۔ تمہارے اس نمونہ سے سارا گاؤں متاثر ہو گا۔ اور اگر کبھی تمہیں ظلم کا مقابلہ کرنا پڑے اور تمہارے ہاتھوں سے دوسرے کو نادانستہ طور پر کوئی نقصان پہنچ جائے اور معاملہ عدالت میں جائے تو تم عدالت میں جا کر بھی صاف طور پر کہو کہ اے حاکم میں نے ان حالات میں یہ فعل کیا ہے اور جھوٹ بول کر اپنے آپ کو بچانے کی کبھی کوشش نہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو تو تمہاری کامیابی اور ترقی یقینی ہے۔ لیکن اگر گالی کے مقابلے میں تم بھی گالی دو گے۔ مار کے مقابلے میں تم بھی مارو گے۔ تو تمہارے اس فعل کی وجہ سے احمدیت کو کوئی ترقی نہیں ہو گی۔ پس تم ان دونوں طریقوں کو اختیار کرو۔ ماریں کھاؤ اور کھاتے چلے جاؤ۔ پٹو اور پٹتے ہی چلے جاؤ۔

کیا آپ تحریک جدید کا چندہ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور جماعت کی ترقی کیلئے دعا بھی کرتے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس وقت میرے سامنے چار چھوٹی چھوٹی تصویریں ہیں۔ جو مجھے جاپان سے موصول ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک تصویر کے پیچھے لکھا ہے "مسٹر اے ایم خان کی تقریر فرینڈز گروپ میں" اور مسٹر اے ایم خان تقریر کر رہے ہیں اس تقریر کے دوران جو دوست وہاں حاضر تھے انکی بھی تصویر ہے اور وہ اللہ تعالٰے کے فضل سے کافی تعداد میں موجود ہیں۔ لکھا ہے کہ "یہ مسٹر خان کی تقریر سن رہے ہیں"۔ ایک اور تصویر جس میں سات افراد موجود ہیں۔ چار پیچھے کھڑے ہیں اور تین آگے اور آگے جو تین افراد ہیں ان میں سے دو نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ایک بڑی سی تصویر اپنے درمیان رکھی ہوئی ہے۔ اور اس تصویر کے پیچھے یعنی ان سات افراد کی تصویر کے پیچھے نام لکھے ہوئے ہیں۔ مظفر احمد کونیشیوما، نور احمد تکاکو، مبارک احمد آئینو، اور طارق احمد تیشویاما، مبارک احمد اوکورا، اور ان کے متعلق لکھا ہے کہ یہ ہمارے سرکردہ افراد ہیں۔ چوتھی تصویر میں گیارہ افراد ہیں اور اس کے پیچھے لکھا ہوا ہے "اکتوبر ۱۹۶۲ء میں یہ ہماری پہلی میٹنگ تھی"۔ جن دوستوں کے نام لکھے ہیں وہ ہیں نور احمد تکائی اور مسٹر اے۔ ایم۔ خان اور محمد موسیٰ ایک اور نام ہے جو اچھی طرح پڑھا نہیں جاتا اور لکھا ہے کہ یہ شخص ایک نائیجیرین احمدی ہے جو جاپان میں دعوت الی اللہ میں مصروف ہے۔ اور اس کے ساتھ مسٹر اے ایم خان کی کوششیں بھی شامل ہیں۔

میری عام طور پر یہ عادت تھی کہ چاہے کوئی بھی ملک ہو جب مجھے کسی خاص شخص کا پتہ ملتا تو میں نائیجیریا کی جماعت کا تیار کردہ لٹریچر انہیں بھیج دیتا تھا اس طرح دنیا کے مختلف ممالک میں مجھے لٹریچر بھیجنے کا موقعہ ملتا۔ بلکہ ایک دفعہ تو میں نے ایسا بھی کیا کہ سارے مغربی افریقہ انگریزی اور فرانسیسی کا روڈ میپ (سڑکوں کا نقشہ) لے کر کتابوں کے ۲۰۰ پیکٹ مختلف شہروں میں روانہ کر دیئے۔ مجھے اس بات کا یقین تھا کہ اگر کوئی شخص خود نہیں پڑھے گا تو کوئی اور اس سے لے کر ضرور اس لٹریچر کا مطالعہ کرے گا۔ جاپان کے متعلق بھی میں نے کسی جگہ کسی شخص کا ایڈریس پڑھا تو میں نے خط بھی لکھا اور لٹریچر بھی بھیجا۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہاں ایک پاکستانی کے علاوہ ایک نائیجیرین احمدی بھی موجود ہے۔ اور جو لوگ وہاں احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ وہ باقاعدہ اجلاس کرتے ہیں اور ان اجلاسوں میں احمدی کردار کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ان دوستوں کے ساتھ خاصی دیر تک خط و کتابت جاری رہی اور انہوں نے بھی اس خط و کتابت کے نتیجے میں اپنے اجلاسوں کی روداد سے مجھے بطور ایک دوست کے آگاہ کرنا شروع کر دیا۔ اور یہ تصاویر بھی بھیجیں۔ شائد اسی خط وکتابت کا نتیجہ تھا کہ وہاں جب ایک بہت بڑی انجمن نے کاسماس کے سلسلے میں ایک عالمی میٹنگ منعقد کرنے کا ارادہ کیا تو اس میٹنگ میں شرکت کے لئے مجھے بھی مدعو کیا۔ امریکہ سے مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مدعو کئے گئے تھے۔ میں تو اس میں اپنی مصروفیات کی بناء پر شرکت نہ کر سکا۔ لیکن مکرم خلیل احمد صاحب ناصر وہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے اس میٹنگ میں بھرپور شرکت کی۔ اس تقریب کے اختتام پر اس تنظیم نے ایک بہت مفصل روداد کتاب کی صورت میں شائع کی۔ یہ روداد کم از کم ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل تھی۔ یہ کتاب مجھے بھی تحفتہً بھجوائی گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ۔ اگرچہ حوالہ تو مجھے یاد نہیں۔ ایک دفعہ میں نے حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کا ایک ارشاد پڑھا کہ اگرچہ ہم مربی کو کسی خاص علاقے کے لئے مقرر کرتے ہیں لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ وہ اس علاقے سے باہر ہو تو بطور مربی بات نہ کرے۔ یا وہ اس علاقے سے باہر کسی کے ساتھ خط و کتابت نہ کرے اور وہ سمجھے کہ میں تو صرف اس علاقے کا مربی ہوں۔ ہر مربی کا یہ فرض ہے کہ باوجود اسکے کہ وہ ایک علاقے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کی نظر ساری دنیا پر رہنی چاہیئے۔ اور خاص طور پر خطوط اور اخبارات کے ذریعے اپنے حلقہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرتے رہنا چاہیئے۔ چنانچہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مجھے اس بات کی جستجو رہتی تھی کہ کس شخص سے بات کی جائے۔

مکرم حمید نظامی بانی نوائے وقت میرے کلاس فیلو تھے جب ان کے بھائی مجید نظامی کے متعلق پتہ چلا کہ وہ انگلستان تعلیم کے لئے گئے ہیں تو میں نے ان سے بھی رابطہ پیدا کیا اور اپنا لٹریچر انہیں بھجوایا۔ اسی طرح متعدد ممالک سے میرا رابطہ تھا مشرقی ممالک سے بھی اور مغربی ممالک سے بھی مجھے اس سلسلے میں امریکہ سے یوروپ کے کئی ممالک سے مشرق بعید سے اور پاک و ہند سے خطوط ملا کرتے تھے۔ اور یہ ساری خط و کتابت اللہ تعالٰے کے فضل سے نہایت دوستانہ رنگ میں ہوتی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تمام خطوط اب بھی احمدیہ مشن نائیجیریا کے دفتر میں فائلوں میں ضرور موجود ہونگے۔

ایک دفعہ مجھے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے سیرالیون سے ایک کتاب انگریزی زبان میں "عائشہ" بھیجی۔ دراصل یہ کتاب فرانسیسی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اور اب اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا تھا۔ کتاب نہایت فحش تھی۔ اس لئے خاکسار نے فوری طور پر اس کے متعلق دنیا بھر کی تمام اسلامی حکومتوں سے اس بات کی اپیل کی کہ وہ اپنے ملک میں اس کتاب پر پابندی لگائیں۔ مجھے کئی ملکوں سے اطلاع ملی کہ خدا کے فضل سے اس فحش کتاب پر پابندی لگ گئی ہے مصر کے سفیر جن سے دوستی بھی تھی مشن ہاؤس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ پابندی تو ہمارے ہاں بھی لگ گئی ہے لیکن آپ یہ بتائیں کہ آپ کو اس کتاب کا کس طرح علم ہوا۔ ہمیں تو علم نہیں ہو سکا۔ میں نے گذارش کی کہ احمدیہ جماعت کے مربی ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور جہاں کوئی ایسی بات ہوتی ہے۔ جس سے جماعت کو آگاہ کرنا مقصود ہو وہ فوراً اطلاع دیتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی ہمارے ایک مربی نے سیرالیون سے اس بات کی اطلاع دی اور ساتھ ہی اس کتاب کی ایک کاپی بھی ارسال کی۔ چونکہ اس کے جواب کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ یہ تو ایک فحش قسم کی کتاب ہے۔ اسلیئے اس کے متعلق یہی کارروائی مناسب تھی کہ اس پر پابندی لگوائی جائے چنانچہ خاکسار نے تمام اسلامی ممالک کو اس پر پابندی لگانے کے لیئے اپیل کی اور یہ محض اللہ تعالٰے کا فضل ہے کہ ان میں سے کئی ایک ممالک کے متعلق مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ کتاب پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

مربی کا اصل کام یہی ہے کہ وہ ہر طرف نگاہ رکھے اور جہاں بھی کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت ہو۔ اس سے گریز نہ کرے۔ اس کے کام کے پھیلاؤ کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ اپنے حلقہ میں جہاں اسے متعین کیا گیا ہے۔ تو وہ کام کرتا ہی ہے۔ اور شب و روز اس کام میں مصروف رہتا ہے۔ لیکن جب اسے یہ اطلاع ملے کہ کسی اور حلقہ میں بھی کوئی ایسی بات ہوئی ہے جس کا جواب دینے کی ضرورت ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ اس کی طرف توجہ کرے۔ ایک دفعہ میرے سامنے ایک چھوٹا اور نہایت معمولی سا اخبار آیا۔ جب میں نے اس کی پرنٹ لائن دیکھی تو وہاں صرف ایتھلون لکھا ہوا تھا۔ یہ ایتھلون کہاں ہے۔ میں نے اٹلس دیکھی تو معلوم ہوا کہ ایک ایتھلون فرانس میں ہے اور ایک ایتھلون جنوبی افریقہ میں ہے۔ میں نے دونوں جگہوں پر خط لکھا کہ اگر یہ پرچہ آپ کا ہے تو میں چاہوں گا۔ کہ آپ سے رابطہ قائم کیا جائے۔ فرانس سے تو کوئی جواب نہ ملا۔ ساؤتھ افریقہ سے جواب ملا کہ یہ پرچہ ساؤتھ افریقہ میں چھپتا ہے۔ بعد میں اسے محمد مکی صاحب نے مسلم ڈائجسٹ کی صورت میں شائع کرنا شروع کیا۔ جو سالہا سال تک مجھے ملتا رہا۔ نہ صرف نائیجیریا میں بلکہ پاکستان آنے کے بعد بھی مسٹر مکی مجھے اپنا مسلم ڈائجسٹ بھیجتے رہے۔ اور میں بھی انہیں یہاں سے "تحریک جدید" کا پرچہ باقاعدگی کے ساتھ بھیجتا رہا۔ مسٹر مکی کے متعلق شائد ایک بات یہاں دلچسپی کا باعث ہو وہ یہ کہ ایک دفعہ ان کے پرچے میں ایک مضمون شائع ہوا۔ جس کا موضوع یہ تھا کہ ایک ہی موقعہ پر تین دفعہ طلاق طلاق طلاق کہہ دینے سے طلاق نہیں ہو جاتی۔ وہاں پر ایک سوسائٹی نے بڑے بڑے پوسٹر لگا دیئے کہ مسٹر مکی قادیانی ہو گیا ہے۔ چنانچہ مسٹر مکی نے مجھے وہ پوسٹر بھی بھیجے اور خط بھی لکھا کہ دیکھو یہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ چنانچہ اس کے جواب میں میں نے ان سے ہمدردی کا بھی اظہار کیا اور یہ بھی کہا کہ اصلاح کرنے والوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ جب میرا خط جنوبی افریقہ پہنچا تو وہ دورے پر تھے اور اس کے بعد میں پاکستان آ گیا معلوم نہیں انہیں میرا خط ملا یا نہیں لیکن بہرحال ان کے لیئے یہ ایک سبق آموز واقعہ تھا۔

مسٹر محمد مکی مولانا احمد شاہ نورانی

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الملکتی، حالات، واقعات، شخصیات

روس اور امریکہ میں قیدی

امریکہ کی ہلسنکی واچ کمیٹی نے بتایا ہے کہ روس اور امریکہ میں کوئی دس دس لاکھ لوگ جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ دونوں ملکوں کا مقابلہ کرنے کے بعد تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ اگرچہ حالت تو دونوں جگہ پر تسلی بخش نہیں ہے۔ لیکن سوویت یونین میں جو لوگ قید ہیں وہ امریکہ کے قیدیوں سے کہیں زیادہ بہتر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہلسنکی واچ کمیٹی نے یہ رپورٹ ایسے وقت میں پیش کی ہے جبکہ دنیا کے اڑتیس (۳۸) اقوام کے انسانی حقوق کی تنظیموں کی ماسکو میں کانفرنس ہونے والی ہے۔ کمیٹی نے کہا ہے کہ عام طور پہ کہا جاسکتا ہے کہ جن حالات میں ان قیدیوں کو رکھا جاتا ہے وہ خاصے ناگفتہ بہ ہیں بلکہ بعض حالات تو ناقابل برداشت ہیں اور انسانیت کے درجے سے بہت گرے ہوئے ہیں کسی مہذب ملک کو ان حالات کو برداشت نہیں کرنا چاہیئے، امریکہ کی قانون کی یونیورسٹی کے قانون سے تعلق رکھنے والے مضمون کے پروفیسر ہرمن شوارز (HERMAN SCHWARTZ) نے اپنے بیان میں یہ باتیں پیش کی ہیں۔

پروفیسر موصوف ہلسنکی واچ کے ڈائریکٹر ہیں۔ جن لوگوں پر ابھی مقدمے چلائے جانے مطلوب ہیں۔ ان کو قیدیوں کی نسبت زیادہ برے حالات میں رکھا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ مختلف قسم کی زیادتیاں کی جاتی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مقدمہ شروع ہونے سے پہلے جو ملزموں کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے وہ کسی طرح بھی قابل برداشت نہیں ہے۔ اور یہ بات تقریباً ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ ان لوگوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ نہ تو انہیں کسی کی طرف سے خط وصول کرنے کی اجازت ہے۔ نہ ان کے ساتھ کسی کو ملاقات کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ وہ صرف اپنے سیل میں ۲۳، ۲۴ گھنٹے بیٹھے ہی رہتے ہیں۔ اور بعض حالات میں ایسے لوگوں کو چار چار سال تک اسی طرح رکھا جاتا ہے۔

سوویت یونین میں قیدخانوں کی اصلاحات کو سنجیدگی سے زیر غور لایا جا رہا ہے اور تبدیلیاں بھی واضح طور پر سامنے آ رہی ہیں۔ ان پر تشدد بھی نہیں کیا جا رہا اور سزا کے طور پر ان کا کھانا بھی کم نہیں کیا جاتا۔ بعض قیدخانوں میں نئی انتظامیہ مزید بہتری کے سامان پیدا کر رہی ہے۔ اگرچہ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب یہ کہا جاسکتا ہے کہ "سب اچھا" ہے مقدمہ چلنے سے پہلے جن جگہوں پہ انہیں رکھا جاتا ہے۔ وہ زیادہ صاف ستھری نہیں ہیں اور ان سے محنت طلب کام بھی لئے جاتے ہیں۔ قیدخانوں میں قیدی اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں تپ دق ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ پروفیسر شوارز (SCHWARTZ) نے کہا ہے کہ امریکہ میں جو قیدخانوں میں آج کل حالات ہیں وہ آج سے دس سال پہلے سے کہیں زیادہ خراب ہیں۔ قیدیوں کو آسانیاں بھی کم مل رہی ہیں۔ عدالتیں بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتیں خاص طور پر قیدیوں کو انسانی حقوق سے دور رکھا جاتا ہے۔ انسانی حقوق کا اطلاق تو زیادہ تر اس بات پر منحصر ہوتا ہے۔ قیدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ان کے لئے رہائش کی جگہ کم ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس عمل کو آہستہ کرنے کی ضرورت ہے۔ زیادہ سے زیادہ قیدخانے بنائے جانے چاہئیں اور ان میں سہولتوں کی فراہمی کا بھی انتظام کیا جانا چاہیئے۔ ہلسنکی واچ نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ قیدخانوں کے اندر قیدخانے بنائے جا رہے ہیں اور وہ اس قسم کے قیدخانے ہیں جن سے لوگ کبھی باہر نہیں آسکتے اور سات سات سال تک انہیں وہیں رکھا جاتا ہے۔

خودکشی؟

ہر انسان کو زندہ رہنے کا تو حق ہے جب تک کہ از خود وہ کسی اور کی جان لے کر اپنی جان کو محفوظ رکھنے کا حق کھو نہ بیٹھے حکومت بھی اس بات کی ذمہ دار ہے کہ ہر شخص کی جان اور مال کا تحفظ کرے۔ اگر وہ یہ دیکھے یا اس کے سامنے یہ بات لائی جائے کہ کسی شخص نے کسی اور شخص کو جان سے ہاتھ دھو بیٹھنے پر مجبور کردیا ہے یعنی اسے قتل کر دیا ہے تو وہ فوراً اس شخص کو گرفتار کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اس پر مقدمہ چلاتی ہے لیکن کیا ہر شخص کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ جب چاہے اپنی مرضی کے مطابق اور اپنے تجویز کردہ طریق سے اس دنیا کو چھوڑ دے دوسرے الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ کیا اسے خودکشی کا حق حاصل ہے۔ ابھی تک تو ساری دنیا میں یہ حق کسی انسان کو نہیں دیا گیا۔ بلکہ اگر کوئی شخص خودکشی کا مرتکب ہونے لگے اور وہ پوری طرح خودکشی نہ کر سکے تو حکومت اس پر مقدمہ چلاتی ہے اور بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ ایسی موت ہے جس کو سراہا نہیں جاسکتا۔ لیکن اب امریکہ میں ایک کتاب شائع کی گئی ہے جس میں خودکشی کے طریق بتائے گئے ہیں اور لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا گیا ہے کہ وہ جب چاہیں جس طریق سے چاہیں خودکشی کرلیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب بسٹ سیلر (BEST SELLER) بن گئی ہے یعنی موجودالوقت سب کتابوں سے زیادہ بکنے والی۔ جوں جوں یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں آتی ہے یہ بحث طول پکڑتی جا رہی ہے کہ کیا انسان کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنی زندگی کا خاتمہ کر سکے۔ یہ بات تو ٹھیک ہے کہ جب انسان چاہتا ہے وہ اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتا ہے۔ بعض لوگ زہر کھا لیتے ہیں۔ بعض لوگ اپنی کنپٹی پر پستول یا بندوق رکھ کر چلا دیتے ہیں اور ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بات بالکل الگ ہے کہ انہیں ایسا کرنے کا حق ہے یا نہیں۔ کیا وہ اپنی زندگی کو اس طرح ختم کرکے معاشرے میں وہی مقام حاصل کر سکتے ہیں جو قضائے الٰہی سے فوت ہونے والے کو ملتا ہے۔ یہ بحث چل نکلی ہے تو روز بروز لوگ خودکشی بھی زیادہ کرنے لگے ہیں اور اس بات کی طرف مائل بھی ہوتے چلے جاتے ہیں کہ انسان کو اپنی زندگی ختم کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ بات صاف طور پر واضح ہو گی کہ جو لوگ خوش وخرم زندگی بسر کر رہے ہیں اور جو بھی ان کا کاروبار ہے اس میں وہ کافی کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ ان میں سے کوئی شخص خودکشی نہیں کرنی چاہتا۔ البتہ وہ لوگ جو اپنے کاروبار میں ناکام ہیں یا اپنی زبردست خواہشات کی تکمیل نہیں کر سکتے یا کسی اور وجہ سے وہ کمتری یا کہتری کا شکار ہیں اپنے ماحول سے بیزار ہیں اپنے دوستوں سے ملنا جلنا ناپسند کرتے ہیں وہ خودکشی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ آخر اس دنیا میں رکھا ہی کیا ہے حالانکہ اس دنیا میں بہت کچھ ہے۔ یوں کہنا چاہیئے کہ کیا ہے جو اس دنیا میں موجود نہیں لیکن بہرحال بتانا یہ مقصود تھا کہ امریکہ میں ایک کتاب خودکشی کے متعلق شائع ہوئی ہے اور اب خودکشی زیادہ سے زیادہ زیر بحث آنے لگی ہے اور شاید پہلے سے زیادہ لوگ خودکشی کرنے لگے ہیں۔

نائیجیریا کا وفد

گذشتہ دنوں ایک بارہ رکنی ٹیم جس میں سول، ملٹری اور کاروباری حکام شامل تھے۔ نائیجیریا کے پاکستان کے ساتھ بہتر رابطے قائم کرنے کے لئے پاکستان آئی۔ اس ٹیم نے ساؤتھ ایشین سٹڈیز کے ڈائریکٹر جن کا تعلق پنجاب یونیورسٹی سے ہے، سے ملاقات کی اور اس گفت وشنید میں تحقیق اور تعلیم کے سلسلے میں رابطوں کو زیادہ مضبوط کرنے پر غور کیا گیا۔ ٹیم نے جنوبی ایشیا میں سیاسی حالات کے پیش نظر نائیجیریا اور پاکستان کے کردار پر بھی غور کیا۔ تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ نئے چیلنج جو ان دونوں ملکوں کو درپیش ہیں۔ ان کا مقابلہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر خلیج کی جنگ کے بعد کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

پاکستانی حکام نے نائیجیریا کی اس ٹیم کو پاکستان میں طریقہ تعلیم سے آگاہ کیا اور یہ بھی بتایا کہ بیرونی امداد کے بند ہو جانے کے بعد اس وقت پاکستان کی اقتصادی اور معاشی حالت کیا ہے۔ اس ٹیم نے اپنے طلباء کو تحقیق کے لئے پاکستان بھیجنے میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا اور حکام سے گفتگو کے دوران یہ طے پایا کہ حکومت پاکستان سے کہا جائے کہ وہ مزید رابطے کرکے اس سلسلے میں ثقافت تعلیم اور سائنسی معلومات کے متعلق ایک دوسرے کو آسانیاں بہم پہنچانے کا انتظام کرے۔

جہاں تک صنعت کاری کا تعلق ہے زیادہ تر کپڑے کی صنعت زیر بحث رہی۔ اس بات کا امکان پایا جاتا ہے کہ دونوں ممالک اس صنعت میں خاص پیش رفت کرنے کے قابل ہو

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

قائدِ اعظم کے متعلق سر آغا خان

سیف الدین موطانی کراچی ڈان میں شائع شدہ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ گیارہ ستمبر کا دن قائد اعظم محمد علی جناح کی برسی کے طور پر منایا جاتا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے عظیم رہنما کو ایک عظیم شخصیت کے الفاظ میں یاد کریں جو کہ ہمارے قائد کے ہمعصر تھے میرا مطلب ہے سر سلطان محمد شاہ آغا خان جو ایک عالمی شہرت کے مالک تھے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ ایک بہت اونچے عالمی سفارت کار بھی تھے۔ آپ اکثر دنیا کے بڑے بڑے رہنماؤں سے ملتے تھے اور ان سے مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے تھے۔ سر سلطان محمد شاہ آغا خان کی سوانح عمری جو ۱۹۵۴ء میں چھپی تھی اس میں وہ لکھتے ہیں کہ "قائد اعظم کا نہایت شاندار اور تاریخ ساز دور اچانک اور بے وقت ختم ہو گیا اور اس واقعہ میں ان کی ۱۹۴۶ء ۱۹۴۷ء کی شاندار یادوں کو اس کے سامنے لا کھڑا کر دیا۔ اب آپ کا تعلق تاریخ سے ہے مجھے یقین ہے کہ ان کی یاد کبھی بھلائی نہیں جا سکتی۔ وہ اب لافانی بن چکی ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں جن سیاست دانوں سے ملاقات کی ہے۔ کلیمنیچو ... لائڈ جارج، چرچل، کرزن، مسولینی، مہاتما گاندھی ان سب میں جناح کی شخصیت بالاتر تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے کوئی بھی جناح سے بہتر ثابت نہیں ہو سکا۔ سٹیٹ کرافٹ یعنی حکومت کے چلانے میں جن دو خوبیوں کی ضرورت ہے۔ قوت ارادی اور صحیح نتیجے پر پہنچنے کی قوت۔ یہ ان میں بے انداز موجود تھی۔

صفحہ ۲۹۲ پر وہ لکھتے ہیں کہ "تجزیہ نگاری کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جناح ہندوستان کی تقسیم کے واحد ذمہ دار تھے جنہوں نے اسے پاکستان اور بھارت میں تبدیل کر دیا۔ انہوں نے عالمی قانون کو سامنے رکھتے ہوئے ہندوستان کے دو حصے کروا دئے اور وہ بھی باوجود اس کے کہ برطانیہ کی طرف سے بڑی سخت مخالفت کا سامنا تھا۔ آپ نے ہندوستان کی فوج کو بھی تقسیم کر دیا۔

صفحہ ۲۹۶ پر وہ لکھتے ہیں کہ جناح نے بغیر کسی بری بحری یا ہوائی فوج کے اپنی زندگی ہی میں ایک ملک قائم کر کے اپنے لئے ایک لاثانی شہرت کا مقام حاصل کر لیا۔ انہوں نے ایک نہایت جرأت مندانہ اقدام کیا اور دس کروڑ آبادی کی ایک نئی سلطنت قائم کر دی۔"

صفحہ ۲۹۸ پر آغا خان لکھتے ہیں کہ "۱۹۴۶ء ہندوستان کی تقدیر کا سال تھا۔ برٹش کیبنٹ مشن نے ہندوستان کو متحد رکھنے کے لئے ایک تجویز پیش کی جو برطانیہ کی طرف سے آخری تجویز ثابت ہوئی۔ اس کے مطابق تین تحتی کنسٹی ٹیوشن بنانے کے لئے کہا گیا تھا۔ جس میں ہندوستان کو تین حصوں میں تقسیم کر کے زیادہ مرکزی اختیارات ان حصوں کو دئیے جاتے لیکن امور خارجہ، دفاع اور مواصلات مرکز کے پاس رہتے۔ اس موقعہ پر جناح نے سمجھا کہ یہ ان کے لئے ایک خاص موقعہ فراہم کیا گیا ہے اور اس سے انہوں نے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور اس فائدہ اٹھانے میں انہوں نے کوئی غلطی نہیں کی۔ انہوں نے بلاشک اس تجویز کو منظور کر لیا اور یہی ایک فیصلہ ایسا تھا جس میں ان کی انتہائی ذہانت اور ہوشیاری کا ثبوت ملتا تھا اور اسی کی وجہ سے میں اپنے اس خیال کو انتہائی طور پر درست سمجھتا ہوں کہ وہ تمام سیاست دانوں سے بالا تھے۔ کہا جا سکتا ہے کہ وہ بسمارک کے معیار پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر جبکہ مسٹر جناح ایک چٹان کی طرح مضبوط تھے کانگریسی رہنماؤں نے اس وقت ڈھیلا ڈھالا رویہ اختیار کیا۔ انہوں نے اس برطانوی سکیم کو نامنظور کر دیا اور اس کے مقابلہ میں کچھ مبہم، غیر واضح متبادل تجاویز پیش کر دیں

صفحہ ۳۰۳ پر آغا خان کہتے ہیں کہ آزادی کے فوراً بعد پاکستان کو بے شمار مسائل کا سامنا تھا۔ اور نہایت ضروری اور اہم فیصلوں کی ضرورت تھی۔ قائد اعظم نے ان مسائل کو فوری طور پر اور نہایت احسن طریق پر حل کیا۔ یہ بھی ان کی کامیابیوں میں اضافے کا باعث تھا۔ انہوں نے شروع ہی میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ پاکستان کے خود گورنر جنرل ہوں گے اور بسمارک کی حیثیت کے مطابق انہوں نے ایسے فیصلے کئے کہ ریاستوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔

آغا خاں مزید مسائل کے متعلق کہتے ہیں (صفحہ ۳۲۰ اور صفحہ ۳۲۱) کہ پاکستان کے سامنے کئی مسائل تھے اور اس کے ہمسائے کے مسائل سے بہت زیادہ گھمبیر تھے۔ دہلی، کلکتہ، بمبئی اور ہندوستان کے دوسرے شہروں کی ایڈمنسٹریشن پہلے سے مضبوط تھیں۔ ان کے پاس ضرورت کا سامان بھی موجود تھا۔ سٹاف بھی موجود تھا اور عمارتیں بھی موجود تھیں جن سے وہ ان شہروں کے نظام کو آسانی سے اور بہتر طریق سے چلا رہے تھے لیکن جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور اسے ہر بات کے لئے ابھی آغاز کرنا تھا۔ اس کے پاس ٹائپ رائٹر نہیں تھے اور پھر مشرق اور مغرب کے پاکستانی حصوں میں سینکڑوں میل کا فاصلہ تھا اور حقیقتاً کہا جا سکتا ہے کہ ان دونوں حصوں کے پاس کوئی دارالخلافہ نہیں تھا۔ کراچی اور ڈھاکے کی آبادی جلد جلد بڑھنے لگی۔ اور راتوں رات اس میں بے حد اضافہ ہو گیا کیونکہ ہر چیز کو شروع سے چلانے، ہر چیز کا ابھی آغاز کرنا تھا۔ اس لئے خوب سمجھا جا سکتا ہے کہ مشکلات کس قدر زیادہ تھیں لیکن نہایت سنجیدگی اور ماہرانہ طریق پر ان مسائل کو حل کیا گیا۔ اور یہ سب کچھ قائد اعظم کی ذہانت کا نتیجہ تھا۔ قائد اعظم نے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کیا یعنی ان میں ایسی کشش پیدا ہو گئی کہ اچھے سے اچھا آدمی ان کے قریب آ کر ان کی خدمت کے لئے تیار ہو گیا۔ نہ صرف وہ لوگ جو پہلے ہی سے مسٹر جناح کے ساتھ تھے بلکہ وہ بھی جنہوں نے آغاز میں ان کی پالیسیوں سے اختلاف کیا تھا۔

مسٹر سیف الدین موطانی کہتے ہیں کہ جو کچھ اوپر کہا گیا ہے یعنی آغا خان کی کتاب سے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں انہیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اگر قائد اعظم کو زندگی مزید مہلت دیتی تو آج کا پاکستان کتنا مختلف ہوتا جیسا کہ صفحہ ۳۲۲ پر آغا خان نے اس بات کا رونا رویا ہے کہ قائد اعظم کو اس قوم کی تقدیر بنانے کا زیادہ موقعہ نہیں ملا۔ اگر انہیں موقعہ مل جاتا تو اس مضبوط بچے کو جس کی پیدائش کے وہ ذمہ دار تھے وہ ایک عظیم ملک کی حیثیت دے دیتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ زندہ رہتے تو طاقت کے بھوکے سیاستدانوں سے پاکستان کو بچایا جا سکتا تھا اور پاکستان کی تاریخ بالکل مختلف ہوتی۔

سیف الدین موطانی کا یہ خط گیارہ ستمبر ۱۹۹۱ء کے ڈان میں شائع ہوا ہے

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

کے بہنوئی ہیں۔

مسلم ڈائجسٹ میں الیاس برنی صاحب کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ خاص طور پر ہمارے ہفتہ وار ٹروتھ میں چھپنے والے مضامین کے جواب میں بعض اوقات حوالہ دے کر اور بعض اوقات بغیر حوالہ کے۔ ٹروتھ میں ان مضامین کا محاسبہ کیا جاتا تھا چنانچہ الیاس برنی صاحب نے اپنے مضامین پر مشتمل ایک کتاب شائع کی اور نائیجیریا مشن نے بھی ٹروتھ میں شائع ہونے والے مضامین پر مشتمل ایک کتاب "ہماری تحریک" شائع کی۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ پاکستان اور نائیجیریا دونوں بنیادی طور پر زرعی ملک ہیں۔ اس لئے کپڑے کی صنعت کو نائیجیریا میں فروغ دینے کے لئے پاکستان خاصی مدد کر سکتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم رفیق احمد صاحب شاد کورنگی کراچی بعارضہ بلڈ پریشر اور گردوں کی خرابی کے بیمار ہیں۔

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب گلشن اقبال کراچی انجائنا کی وجہ سے عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں۔

احباب ان کی جلد شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

ختم قرآن: عزیزہ ہبۃ الریاض بنت محمد ریاض صاحب دارالبرکات ربوہ نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن پاک ختم کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے بچی کو نور قرآن سے منور فرمائے۔

اعلان گمشدگی: ایک بٹوہ جس میں ۱۷۰۰/- روپے شناختی کارڈ اور بعض ضروری کاغذات تھے۔ مورخہ ۱۶ ستمبر کو دارالرحمت وسطی میں پرائمری سکول سے ملحقہ سڑک پر گر گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ۵۰۰ روپے انعام حاصل کریں۔

رشید احمد انور
مکان نمبر ۲/۴۸ دارالعلوم وسطی
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: محترمہ امۃ القیوم قدسیہ صاحبہ زوجہ میاں محمد صدیق صاحب دار النصر غربی ربوہ کو عرصہ دراز سے گردوں کی تکلیف چلی آرہی ہے۔

○ مکرم چوہدری عبد الباسط صاحب شاہ فیصل کالونی کراچی کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

○ مکرم نور احمد صاحب عابد کا نواسہ عزیزم احمد کاشف انتڑیوں میں زخم کی وجہ سے بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

ولادت: محترمہ نذیرہ بانو صاحبہ اہلیہ خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال اطلاع دیتی ہیں کہ:۔ میری بیٹی امۃ الرؤف اہلیہ سید مبارک احمد شاہ صاحب آف ناروے کو خدا تعالیٰ نے ۱۰ ستمبر ۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے بچے کا نام سید منصور احمد عطا فرمایا ہے۔

مکرم طاہر احمد صاحب فاروقی اور عزیزہ فائزہ فاروقی صاحبہ مقیم کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ ستمبر ۹۱ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ عزیزہ کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امۃ الشافی عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔

○ مکرم مظفر احمد صاحب مبشر ایم ایس سی ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی دار الصدر جنوبی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۲ ستمبر ۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ عزیز کا نام منور احمد سلام تجویز ہوا ہے۔ عزیز وقف نو میں شامل ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت والی دراز عمر عطا کرے۔

سانحہ ارتحال: مکرم سید یعقوب احمد شاہ صاحب آف شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ حال رحمان پورہ لاہور مورخہ ۱۵، ۱۶ ستمبر کی درمیانی شب ڈیڑھ بجے بعمر ۷۳ سال وفات پاگئے۔ مورخہ ۲۰ ستمبر بروز جمعہ آپ کا جنازہ پڑھایا گیا۔ اور آپ کو آپ کے آبائی گاؤں شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ رحمان پورہ حلقہ کے ایک فعال احمدی تھے۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

کامیابی: عزیزہ حمیرہ منصور ہما بنت مکرم منصور احمد خان صاحب نتکانی آف ڈیرہ غازی خان نے ایف ایس سی (پری میڈیکل گروپ) میں ۱۱۰۰/۵۴۳ نمبر حاصل کرکے کامیابی حاصل کی ہے اور نشتر میڈیکل کالج ملتان میں ایڈمشن لیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اور کامیابی خیر و برکت کا موجب بنائے۔

اعلان دار القضاء

(مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم مقصود احمد صاحب)

مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ اُن کے شوہر مکرم مقصود احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ موصوف نے ایک ڈبہ جسمیں کچھ زیورات ہیں۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں رکھوایا ہوا ہے۔ درخواست دہندہ اپنے نام منتقل کرانا چاہتی ہیں۔ ان کے ورثاء کو اس درخواست پر کوئی اعتراض نہیں ان کے ورثاء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مکرمہ آمنہ مقصود بنت مکرم مقصود احمد صاحب
۲۔ مکرمہ عادلہ مقصود " " "
۳۔ مکرم مسرور احمد ابن " " "

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دفتر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۴۰ میں امۃ القدوس بنت رانا محمد اسحاق صاحب ارشد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ ماڈرن سٹور گولبازار ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۶-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نقد -/۱۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ القدوس احمدیہ ماڈرن سٹور گولبازار ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ رانا محمد اسحاق ارشد وصیت نمبر ۶۸۹۵ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری صلاح الدین صاحب وصیت نمبر ۴۸۸۹

مسل نمبر ۲۸۱۴۱ میں امۃ المتین زوجہ بشارت احمد ناصر قوم جٹ پیشہ تدریس عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۵۲ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۱۵۰۰۰ (۲) زیورات طلائی ۷ تولہ مالیتی -/۲۵۲۰۰ (۳) نقد سات ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۸۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ المتین کوارٹر نمبر ۵۲ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ بشارت احمد ناصر وصیت نمبر ۲۴۲۲۷ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا البشیر احمد دفتر الوصیت ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۴۲ میں خلیل احمد سرور ولد مکرم احمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ کارکن تحریک جدید عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۶۹ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۱۰ روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ خلیل احمد سرور کوارٹر نمبر ۶۹ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا محمد اکرم وصیت نمبر ۲۴۷۲۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ خواجہ خورشید احمد وصیت نمبر ۶۸۷۹۔

مسل نمبر ۲۸۱۴۳ میں شاہین انجم بنت فضل محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱/۴۰ دار الیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ شاہین انجم ۲۱/۴۰ دار الیمن غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ حبیب الرحمن وصیت نمبر ۲۴۵۸۳ برادر موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اسماعیل اسلم صدر موصیان دار الیمن وسطی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان ہائے داخلہ

① یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور: آخری تاریخ برائے وصولی درخواست ہائے داخلہ ۳۰ ستمبر دو بجے دن ہے۔
② پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور: فارم داخلہ وصول ہونے کی آخری تاریخ یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء ہے۔
③ آرمی میڈیکل کالج راولپنڈی: فارم داخلہ وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء ہے۔ (مرسلہ: ناظم امور طلباء لاہور)

نصرت جہاں اکیڈمی میں داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی میں ششم تا نہم کلاسز میں چند طلباء کو داخل کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء دفتر سے فوری رابطہ کریں۔
(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

موصیانِ کرام متوجہ ہوں

جائیداد سے مراد موصی کی مملوکہ وہ تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہے جو مجلس کارپرداز کے نزدیک جائیداد متصور ہوتی ہو۔ اور جو مجلس کارپرداز کے کسی ضابطہ کے تحت مستثنیٰ نہ کی گئی ہو۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن، ریفریجریشن اینڈ ائیرکنڈیشننگ کورسز (مدت ۶ ماہ) میں داخلہ جاری ہے۔
کلاسیں یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء سے شروع ہونگی
تعلیم مڈل / میٹرک۔ تفصیلات کے لئے پراسپکٹس مفت حاصل کریں۔
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
حکومت پنجاب محکمہ فنی تعلیم سے منظور شدہ
فون نمبر ۵۹۲

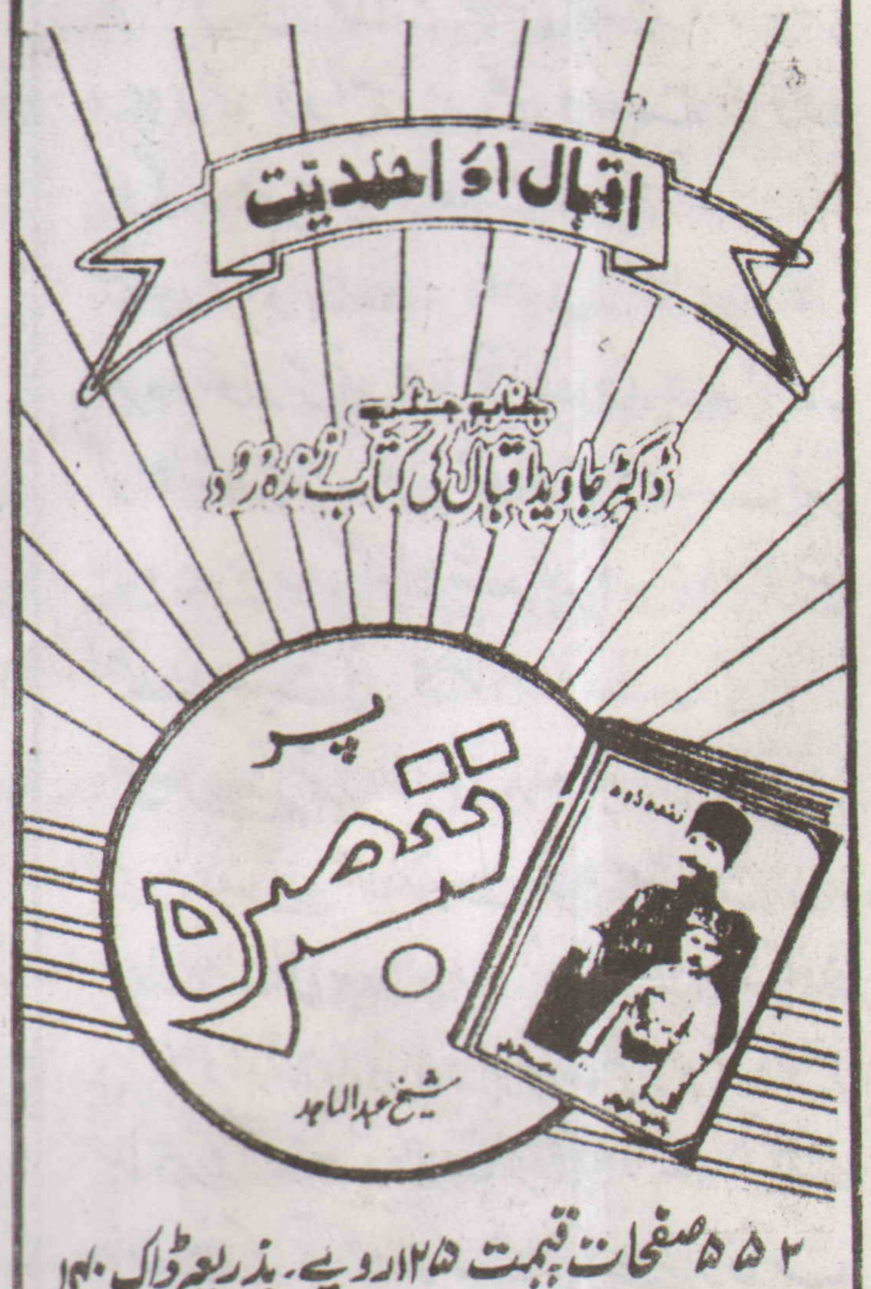

۲۵۲ صفحات قیمت ۱۲۵ روپے۔ بذریعہ ڈاک ۱۴۰ روپے۔ بیرونی ممالک ۵ پونڈ۔
المحمود فوٹو اسٹیٹ ریگل چوک نزد مسلم کمرشل بنک شاہراہِ قائداعظم۔ لاہور۔

گائے بھینس، گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، داہ چیچک وغیرہ کے لئے کیورٹیو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر **مفت** حاصل کریں۔
ڈسٹرکٹ ڈاکٹرز فری **لٹریچر و سیمپلز** براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔
لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ **کراچی**: شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ **فیصل آباد**: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ **راولپنڈی**: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار **ملتان**: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
ربوہ لاہور کراچی
فون ۶۰۶ ۶۰۷

ملکی خبریں

○ پانی کے گھریلو نرخوں میں ۸۰ فیصد اور تجارتی نرخوں میں ۱۰۰ فیصد تک اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ اضافہ گذشتہ یکم جولائی سے نافذ العمل ہو گا۔ کہا گیا ہے کہ یہ اضافہ آئی ایم ایف کے دباؤ پر کیا گیا ہے۔

○ حکومت نے امن عامہ کے قیام اور پولیس کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے "پولیس ایکشن پلان" کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے تحت ایس ایچ او اپنے اپنے علاقے کے جرائم کے ذمہ دار ہونگے۔

○ پارہ چنار میں عید میلادالنبی کے جلوس پر دستی بموں سے حملہ کیا گیا۔ جس سے کم از کم ۲۵ افراد زخمی ہو گئے۔ بعد ازاں شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ پوری کرم ایجنسی میں شدید کشیدگی ہے۔ گجرات میں بھی عید میلاد کے جلوس پر ایک مسجد سے فائرنگ اور پتھراؤ کیا گیا جس سے کم از کم دس افراد زخمی ہوئے۔ حملہ آوروں کی فائرنگ سے ایس پی گجرات اور ڈی ایس پی بھی زخمی ہو گئے۔ پنجیکی کے قریب ایک گاؤں میں بھی مخالف فرقے نے عید میلاد کے جلوس پر حملہ کیا کئی گھنٹے فائرنگ اور لڑائی جاری رہی جس سے ۱۱ افراد زخمی ہو گئے۔ وزیرآباد کے قریب موضع بھروکے چیمہ میں بھی دو فرقوں میں تنازعہ سے ۳ افراد زخمی ہو گئے۔

○ سیدہ عابدہ حسین کو امریکہ میں پاکستانی سفیر نامزد کر دیا گیا ہے۔ امریکی حکومت کی طرف سے منظوری کا انتظار ہے۔

○ عید میلادالنبی کے روز جھنگ میں ایک ہینڈ گرنیڈ پھٹنے سے ایک شخص زخمی ہو گیا۔

○ معروف سماجی کارکن عبدالستار ایدھی نے کہا ہے کہ ظالموں سے کوئی امید نہیں ایک دن کوئی خمینی انہیں اسمبلیوں میں بند کر کے گولیاں مار دے گا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ شریعت بل تو اسلام کے ساتھ مذاق ہے۔

بقیہ: صدا سے آگے

میں بطور ڈینٹل سرجن کام کر رہے ہیں۔ اور عزیزہ امۃ الملک ورده حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) کی پوتی ہیں۔
احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت بابرکت فرمائے۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے صوبہ آسام میں بھارتی فوج نے علیحدگی پسندوں کے سو سے زیادہ ٹھکانے تباہ کر دیئے ہیں اور ۲۵۸ باغیوں کو گرفتار کر لیا ہے جبکہ علیحدگی پسندوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر ان کے تمام ارکان رہا نہ کئے گئے تو وہ چھ یرغمالیوں کو یکے بعد دیگرے ہلاک کر دیں گے۔

○ یونان نے بجٹ میں مسلسل خسارے کو پورا کرنے کے لئے اپنے ۲۵ جزیرے فروخت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ موجودہ صدی میں اپنی نوعیت کا منفرد واقعہ ہے۔

○ جیمز بیکر کا دورہ مشرق وسطیٰ ناکام ہو گیا ہے وہ اپنے حالیہ دورے میں تعطل دور کرنے اور کسی قسم کی حمایت حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

○ بھارتی وزیراعظم نرسیماراؤ نے کہا ہے کہ اگر پاکستان نے مداخلت جاری رکھی تو اس کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے سلسلے میں دباؤ کے باوجود اپنی پالیسی پر قائم رہیں گے۔

○ آرمینیا میں ہونے والے ریفرنڈم میں پچانوے فی صد عوام نے سوویت یونین سے آزادی حاصل کرنے کے حق میں ووٹ ڈالا۔ اگر قطعی نتائج مثبت ہوئے تو پارلیمنٹ آزادی کا اعلان کر دے گی۔

○ سوویت جمہوریہ تاجکستان میں بھی کمیونسٹ پارٹی کی تمام سرگرمیاں ممنوع قرار دے دی گئی ہیں پارٹی املاک کو قومی تحویل میں لے لیا گیا ہے اور آزادی چوک سے لینن کا مجسمہ بھی ہٹا دیا گیا ہے۔

○ جارجیا کے دارالحکومت تبلیز میں صدر کے مخالفوں نے ٹیلی ویژن سٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ دست بدست لڑائی کے بعد سرکاری ملیشیا کو بیدخل کر دیا گیا ہے۔

○ بھارتی سیاست دان دیوی لعل نے کہا ہے کہ چنڈی گڑھ کو پنجاب کے حوالے کرنے کا فیصلہ درست نہیں ہے۔

○ سابق ہیوی ویٹ باکسنگ چیمپئن محمد علی (کلے) اس سال کے آخر میں گوربا چوف کو دعوت اسلام دیں گے۔